ملک الموت
اور
حاضر ناظر

تصنیفِ لطیف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الولی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ النبی

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد! حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے ان لوگوں نے مشکل سمجھا ہے جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو نہیں سمجھا ورنہ ظاہر ہے کہ ملک الموت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ادنیٰ غلام میں سے ہیں ان کا حاضر ناظر ہونا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے والوں کی توحید میں شامل ہے لیکن جسے کسی سے ضد ہو جاتی اسے کتنا ہی دلائل دیے جائیں اسے کبھی اقرار نصیب نہ ہوگا ورنہ جسے غلام کی قدر و منزلت کا اقرار ہے تو اسے لامحالہ اسکے آقا کی قدر و منزلت انکار نہیں ہونا چاہیے مثلاً حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور خادم تھے ان کی آن میں بڑی دور کی مسافت سے بہت بوجھل تخت لے آتے اور یہ قرآن کی سورۃ نمل میں تفصیل سے مذکور ہے اب کوئی بدبخت کہے کہ آصف بن برخیا کیلیے ماننا توعین اسلام ہے لیکن سلیمان علیہ السلام کے لیے ماننا کفر ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کے خیال میں ایسے منکر کا دماغ خراب ہے یا اسے سلیمان دشمنی کا مرض ہے ایسے ہی ہم ہر اس شخص کو اس طرح کا فتویٰ سنانا اپنے لیے فخر محسوس کرتے ہیں جو ملک الموت کو تو حاضر ناظر مانے لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلیے شرک کا فتویٰ جڑ دیتا ہے حالانکہ ایک قاعدہ واضح ہے کہ ادنیٰ کے متعلق لوازمات ماننے پر اعلیٰ کا ماننا ضروری ہے اور قرآن و حدیث کا سمجھنا بھی عقلمندوں کا کام ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی عقلمندوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اویسی غفرلہ۔ بہاولپور ۲۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

مقدمہ

وہ کمالات جنہیں دیوبندی وہابی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام کے لیے شرک سمجھتے ہیں وہی کمالات ملائکہ کرام کے لیے ماننا عین اسلام ہے مثلاً متعدد صورتیں اور شکلیں اختیار کر کے بیک وقت متعدد مقامات پہ موجود و حاضر ہونا دور سے دیکھنا باوجودیکہ درمیان میں ہزاروں بیشمار حجابات ہوں بلکہ جملہ شرق و غرب کو طرف ایک فرشتہ محیط ہو بلکہ جملہ عالم کو مثل کف دست دیکھے دور و نزدیک کی آوازیں سننا جملہ عالم میں بیک وقت جاری و ساری ہونا اور یہ صرف باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے اور پھر یہ عقائد اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ عام ملائکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء سے مرتبہ میں کم ہیں اور جملہ ملائکہ تمام انبیاء عظام سے۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی ص ۲۵ میں ہے کہ "رسل البشر افضل من رسل الملائکۃ ورسل الملائکۃ افضل من عامۃ البشر افضل من عامۃ الملائکۃ" اور پھر یہ تمام ملائکہ اور انبیاء علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بمنزلہ خدام کے ہیں اور آپ ان سب کے مرشد اور بمنزلہ شہنشاہ اعظم کے ہیں جیسا کہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم جملہ عالم یہاں تک کہ انبیاء و رسل کرام اور ملائکہ عظام (علی نبینا و علیہم السلام) کے بھی نبی اور امام ہیں (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انتباہ ملائکہ کرام معصوم ہیں یعنی ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے پاک ہیں ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کو معصوم ماننا فرض ہے اس کے خلاف عقیدہ کفر و ضلالت و گمراہی ہے ہاں صحابہ کرام اہلبیت عظام اور اولیاء کرام سبھی سب محفوظ ہیں معصوم نہیں

(ف) محفوظ کا مطلب ہے کہ ان سے گناہ صدور تو ممکن ہے لیکن صادر ہوتا نہیں اس لیے کہ وہ اللہ کی حفاظت میں رہیں اور معصوم سے گناہ کا صدور ہی ناممکن ہے۔

فرشتے کیا ہیں

انسان و جن کی طرح ملائکہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں انہیں حق نے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خلقت الملٰئکۃ من نور وخلق الجانّ من نار وخلق آدم مما وصف لکم۔

(ترجمہ) فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی۔ (یعنی سیاہ سفید سرخ مٹی سے)

ایک روایت میں ہے۔ انّ الملٰئکۃ خلقت من نور اللّٰہ[1] ملائکہ اللہ تعالے کے نور سے پیدا کئے گئے۔ ان کی فطرت سراسر طاعت خداوندی ہے خدا تعالی نے جس ڈیوٹی پر انہیں لگایا ہے وہ اسے بر صحیح طور پر سرانجام دیتے ہیں۔

کارنامے

انہیں اللہ تعالے نے ایسی طاقت عطاء فرمائی ہے کہ وہ حسب خواہش اپنی صورت و شکل تبدیل کر سکتے ہیں آن واحد میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب پہنچ جاتے ہیں یہ آنکھوں سے نہ نظر آنے والی مخلوق ہے ان کو قدرت نے وہ طاقت عطاء فرمائی ہے کہ بحکم الٰہی اپنے ایک کی ضرب سے تمام کائنات کو

---

[1] رواہ ابوالشیخ رحمہ اللہ عن عکرمہ رضی اللہ عنہ (البدایۃ والنہایۃ فی خلق الملائکہ) ملائکہ من نور اللّٰہ، فرشتوں کے لیے وہابی دیوبندی برداشت کر جاتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہیں کرتے بلکہ شرک جیسے گندے فتوے جڑ دیں گے اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان غریبوں کو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ضد ہے ورنہ جس طرح فرشتے کے لیے نور من نور اللّٰہ آیا ہے ایسے ہی حضور سرور عالم صلی

زیر و زبر کر سکتے ہیں۔

عقیدہ فرشتوں کے بارہ میں

جس طرح ایک عاقل بالغ خدا تعالیٰ وحدہٗ پر ایمان لانے کا مکلف ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے جب تک دوسرے خدا تعالیٰ کے وجود اور کتب سماوی اور رسل کرام تقدیر اور حشر و نشر کی طرح فرشتوں کے وجود کی تصدیق زبان اور دل سے نہ ہو گی ایمان قابل قبول نہ ہو گی۔ ذیل میں چند ان ملائکہ کرام کا تعارف متعارف اور کارناموں کی تفصیل عرض کی جاتی ہے جو ہمارے موضوع حاضر و ناظر سے متعلق ہے۔

حاضر و ناظر

حاضر و ناظر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام کا جسم مبارک ہر جگہ چل پھر رہا ہے یہ دھوکہ کے طور مخالفین ہم پہ تہمت لگاتے ہیں بلکہ اس کا واضح مطلب وہی ہے جو فقیر نے مستقل کتاب حاضر و ناظر میں لکھا ہے کہ اللہ نے ان کو ایسی نفاست و لطافت بخشی ہے کہ ان کے لیے دور و نزدیک برابر اور ان کو درمیانی حجابات حائل نہیں ہوتے جیسے سورج یہاں (زمین) سے کروڑوں میل دور ہے لیکن ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ بالکل قریب ہے اور اس کی نورانیت کا یہ کمال ہے کہ بیک وقت تمام عالم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اسے نہ پہاڑ حائل ہیں نہ مسافتیں۔ اپنی بینائی کو دیکھ لیجئے کہ عینک کا شیشہ اس کے آر پار آنے جانے کو حائل نہیں یہاں تک کہ بیک وقت آسمان سے زمین تک جگہ جگہ پھیلی ہوتی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ آناً فاناً بیک وقت آسمان

آیا ہے بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بھی حدیث شریف میں آیا بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وارد ہے وہ اس حدیث سے ہزاروں درجہ زیادہ صحیح ہے تفصیل فقیر کی کتاب "نور و بشر کی تحقیق" میں ہے۔

سے زمین تک جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ آناً فاناً ایک وقت ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہیں جیسے ملک الموت اور منکر نکیر علیہم السلام و دیگر ملائکہ کے حالات ذیل ہیں۔

طویل قد فرشتہ

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان للّٰہ ملکا لہ جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورأسہ تحت العرش ورجلاہ تحت الارض السابعۃ وعلیہ بعدد خلق اللّٰہ تعالیٰ ریش فاذا صلی رجل او امرأۃ من امتی علی امر اللّٰہ تعالیٰ ان ینغمس نفسہ فی بحر من نور تحت العرش فینغمس فیہ ثم یخرج وینفض جناحیہ فیقطر من کل ریشۃ قطرۃ فیخلق اللّٰہ تعالیٰ من کل قطرۃ ملکا یستغفر لہ الی یوم القیمۃ
(الکنز المدفون ص۔)

اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق اس پر پر ہیں جب میری امت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے والے نور کے دریا میں غوطہ لگائے جب وہ وہاں سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک ہی اس کے لیے بخشش مانگتے رہیں گے۔

فوائد

۱) جب اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین صلی اللہ علیہ

وسلم کے لیے اشکال کیوں اور شرک کیا جب کہ آپ کی امت کا ایک خادم فرشتہ
یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کا اور سب کا بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا کو
یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو جب علمائے اہلسنت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ
ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام
باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے
تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک
استغفار کرتے رہیں فقیر اویسی غفرلہ عرض کرتا ہے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۳) قد کی طوالت کے مطابق اس کے نیچے کی تمام اشیاء پہ صاحب قامت حاضر
بھی ہے ناظر بھی ہے۔

مزید توضیح — وہابی دیوبندی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس
کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو ارفع
و اعلیٰ ہے ہم آپ کے غلام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ بشری جسم
میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عقل سے مانیں بلکہ ہم پر لازم
ہے کہ ہم آپ کو عشق کا امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو پھر جناب
کے ادنیٰ غلام ہیں ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن
حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر فرد ذی روح پہ ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں
بلکہ ہمیں کی ہر ذی روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے
ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے وہ بیک وقت ادھر بھی ہیں ادھر بھی ہیں

جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خادم کے لیے ماننا عین توحید ہے تو اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اشکال کیوں۔

مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں

ایک فرشتے کی شکل و صورت حدیث میں وارد ہے۔

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور باعثِ تخلیق کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من صلی علیّ تعظیماً لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلک القول ملکاً له جناح بالمشرق والآخر بالمغرب یقول عزوجل له صلّ علی عبدی کما صلی علی نبیّ فهو یصلی علیه الی یوم القیامة

جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لیے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

(ف) اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) نے اپنی کتاب "الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح" میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدائے قدیر اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہ تمام فرشتے درود پڑھنے والے کے

لیے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔ [1]

فوائد | جس فرشتے کا طول و عرض مشرق و مغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے وہ حاضر و ناظر ہوا یا نہ۔

(۲) حب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرما کر درود پڑھنے والے کے لیے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو۔

زمین کو ایک فرشتے نے اپنے کندھے پر اٹھا رکھا ہے | روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کشتی کی طرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر مامور فرمایا فرشتے نے زمین کے نیچے داخل ہو کر کرۂ زمین کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقوں کو جکڑ لیا۔ کرۂ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈگمگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں

---

[1] اور مواہب اللدنیہ میں مذکور ہے کہ کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ اور سیدی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کے باب ۲۹ میں فرماتے ہیں کہ بندہ کا اچھا کلام فرشتہ بن کر آسمان کو چڑھتا ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی کا یہ مطلب ہے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور امام قرطبی تذکرہ میں علماء مشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ بقر و آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روز قیامت اس قاری کے لیے جھگڑیں گے۔

(اس بیل کے ۴۰ ہزار سینگ اور ۴۰ ہزار ٹانگیں ہیں) رکھنے چاہیے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ نے ایک سبز رنگ کا یاقوت اس بیل کے سینگوں پر رکھ دیا۔ اسی یاقوت پر فرشتے کے پاؤں رکھے ہوتے ہیں

(الاوائل للسیوطی و حیوٰۃ الحیوان)

فوائد (۱) یہ فرشتہ اور اتنا طویل و عریض شکل و صورت کے باوجودیکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے یعنی آپکا امتی ہے اس کی قوت اور طاقت بھی قابل دیدنی و شنیدنی ہے لیکن شرک کا وہم نہ ہو کیونکہ یہ فرشتہ ہے اور فرشتوں وغیرہ کے لیے وہابی دیوبندی ماننے کو عین اسلام سمجھتے ہیں ہاں ان کو خطرہ ہے تو اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کہیں توحید میں فرق نہ آ جائے اس لیے کہ ان کی توحید کا عقیدہ نہایت ہی کمزور اور ڈانواں ڈول ہے۔

ملک الموت (۱) حضرت عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین و مشخص فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتا ہے۔ الظاہر من ہذہ الآیۃ ان ملک الموت شخص معین من الملٰئکۃ۔ یعنی اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک متعین فرشتہ ہے۔

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان ملک الموت ھو الرئیس و کل خطوۃ لہ من المشرق الی المغرب الخ

(شرح الصدور ص مطبوعہ مصر)

ان کے لیے ساری زمین مثل ایک تھال کے ہے چنانچہ مروی ہے کہ عن مجاهد قال جعلت الارض لملك الموت مثل الطست يتناول من حيث شاء الخ رواه احمد في الزهد و ابو الشيخ في العظمة و ابو نعيم. شرح الصدور ص و ملفوظ الزمان ص

(۲) حکم بن عتیبہ سے ہے کہ "الدنيا بين يدي ملك الموت بمنزلة الطست بين يدي الرجل رواه ابو الشيخ شرح الصدور ص

(۳) یعقوب علیہ السلام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا ما من نفس منفوسة الا رأيت تقبض روحها ؟ آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے جاتے ہیں تو کیسے و ... منها و الانفس في اطراف الارض یہ کیسے ہو گا کہ آپ اس وقت تیرے پاس ہیں اور نفوس عالم دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں عزرائیل علیہ السلام نے جواب عرض کیا. ان الله سخر لي الدنيا فهي كالطست يوضع قدام احدكم فيتناول ... منها ما شاء كذلك الدنيا عندي رواه ابن ابي الدنيا من طريق الحسن بن عمارة عن الحكم" شرح الصدور ص) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا ایک تھال کی مانند بنا دیا ہے۔ اور جیسے تمہارے کسی ایک سامنے رکھا ہو اور میں اس کے جس چیز کو چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔

(۵) عن شهر بن حوشب قال ملك الموت جالس و الدنيا بين ركبتيه و اللوح الذي فيه آجال بني آدم بين يديه و ملائكة قيام وهو يعرض اللوح لا يطرف فاذا اتى اجل عبد قال اقبضوا هذا اخرجه ابن ابي الدنيا و ابو الشيخ و ابو نعيم. (کتاب مذکور)

فرمایا ملک الموت بیٹھے ہوتے ہیں تمام دنیا صرف گھٹنوں تک اور وہ جس میں بنی آدم کے اعمال لکھے ہوتے ہیں وہ ان کے سامنے ہے اور ان کے پاس پیش کار کھڑے ہیں وہ لوح کو دیکھ کر جس کی روح قبض کرنی ہوتی ہے فرماتے ہیں اس کی روح قبض کر لو۔

(۶) عن ابن عباس انہ سئل عن نفسین اتفق موتهما فی طرفۃ عین واحد بالمشرق و واحد بالمغرب کیف قدرۃ ملک الموت علیهما قال ما قدرۃ ملک الموت علی اهل المشارق المغارب و الظلمات و الهوی و البحور الا کرجل بین یدیہ مائدۃ مناول من ایها شاء رواہ ابن ابی حاتم و ابو الشیخ (کتب سنکوں)

حضرت ابن عباس سے۔

(۷) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال ملک الموت الذی یتوفی الانفس کلها و قد سلط علی ما فی الارض کما سلط احدکم علی ما فی راحتہ الخ رواہ ابن جریر فی تفسیرہ عن الکلبی عن مجاهد (کتب سنکوں)

وہ موت کا فرشتہ جو تمام نفوس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے وہ تمام روئے زمین پر ایسے مسلط ہے جیسے تمہارا ایک اپنی ہاتھ کی ہتھیلی پر۔

(۸) عن ابی المثنی الحمصی قال ان الدنیا سهلها و جبلها بین فخذی ملک الموت الخ اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ (ایضاً) فرمایا دنیا کا ذرہ ذرہ (ریگستان، پہاڑ وغیرہ) ملک الموت کے دو زانوں کے درمیان ہتھیلی ہے۔

(۹) عن زهير بن محمد قال قيل يارسول اللہ ملک الموت واحد و الزحفان يلتقيان من المشرق و المغرب وما بين ذلك من السقط و الهلاك فقال ان اللہ حوى الدنيا لملك الموت حتى جعلها كالطست بين يدى احدكم فهل يفوته شئ رواه ابن ابی حاتم (ایضاً)

عرض کی گئی یارسول اللہ ملک الموت تو ایک ہے اور موت مشرق اور مغرب میں واقع ہو رہی ہے علاوہ ازیں درمیان میں کئی جنگیں اور ہلاکتیں ہوتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے ملک الموت کیلیے دنیا سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے لیے تمام دنیا تھال (الطشتری) کی مانند ہے تو تم بتاؤ تمہاری آگے طشتری ہو تمہارے اس کی کوئی شے فوت ہو سکتی ہے۔

(۱۰) عن زيد بن اسلم قال تيصفح ملك الموت المنازل كل يوم مرات و ينظر فى وجه ابن آدم كل يوم اطلاعة رواه ابو الشيخ فى كتاب العظمة و ابن ابى الدنيا (شرح الصدور ص۲۱) زید ابن اسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ہر گھر میں روزانہ پانچ بار جھانکتا ہے اور ہر بنی آدم کو روزانہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱) حدیث شریف میں ہے ما من بیت الا و ملك الموت يقف كل يوم على بابه خمس مرات فاذا وجد الانسان قد نفد اكله و انقطع اجله القى عليه غمرات الموت (حج ص۱۲۵)

مختصر کوئی ایسا گھر نہیں جس کے دروازہ پہ روزانہ پانچ بار آکر نہ جھانکتا ہو جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے اب اس شخص کا گھر سے کھانا ختم اور اس کا اجل کمل ہو گیا تو اس پہ موت طاری کر دیتا ہے۔

(۲) ملک الموت علیہ السلام حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔

ما من اهل بيت مدر ولا شعر في بر ولا بحر الا وانا اتصفحهم في كل يوم خمس مرات حتى اني لاعرف بصغيرهم وكبيرهم منهم بانفسهم (الخ مختصر صلا)

کوئی گھر ایسا نہیں مٹی کا ہو یا بالوں سے تیار شدہ ہو (خیمہ وغیرہ) جنگل میں ہو یا دریا میں جس میں روزانہ پانچ بار چکر لگاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے گھر والوں کے ہر چھوٹے بڑے کو براہ راست جانتا ہوں۔

(۳) ربیع بن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہیں انہوں نے کہا والی امر قبض ارواح کے وہی ہیں اس پر ان کے اعوان ہیں سوا اس کے ان کے رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قدم اس کا مشرق سے مغرب تک ہے۔ الخ رواہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ (ملخص الخ)

لطیفہ:- وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم نے ملک الموت کے متعلق مذکورہ روایات دکھلاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں ان کے ایک چالاک تھا نے تو گو یا کہ ملک الموت کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور علیہ السلام کے لیے کونسی نص قطعی ہے لہذا ملک الموت کے لیے ماننا شرک نہیں حضور علیہ السلام کے لیے ماننا شرک ہے۔ (معاذ اللہ) براہین قاطعہ دوسرے ایک اور بڑے چالاک مکار نے کہ ملک الموت اکیلا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد

کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں ان کے معاونین ہوتے
ہیں ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں
بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالتے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں یہ ملک الموت
کا اعزاز ہے اس سعی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لیے "یک نہ شد بے شمار شد" ہو گیا
کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت کے حاضر و ناظر ہونے کا لیکن ثابت ہو گیا۔
بے شمار ملائکہ کا حاضر و ناظر ہونا۔

(۱۵) عن کعب قال ما من بیت فیہ احد الا و
ملک الموت علی بابہ کل یوم سبع مرات ینظر هل
فیہ احدا امر بہ یتوفاہ اخرجہ ابن ابی حاتم

حضرت کعب نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے ملک الموت
سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا
انہیں حکم ہے۔

(۱۶) عن عطاء بن یسار قال ما من اهل بیت الا
یتصفحهم ملک الموت فی کل یوم خمس مرات هل منهم
احد امر بقبضہ (اخرجہ احمد فی الزهد و سعید بن منصور

حضرت عطاء ابن یسار نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ
فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(۱۷) عن مجاهد قال ما علی ظهر الارض من بیت شعر
ولا الا و ملک الموت یطوف بہ کل یوم مرتین
اخرجہ احمد فی الزهد و ابو النعیم (ایضاً)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا

گھر، گر ملک الموت اس کا روزانہ دوبار چکر لگاتے ہیں۔

(۱۸) عن عبد الاعلى التيمي قال ما من اهل دار الا وملك الموت يتصفحهم في اليوم مرتين اخرجه ابن ابي شيبة وعبد الله بن الامام احمد في زوائد الزهد (ایضاً)

کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دو بار نہ دیکھتا ہو۔

(۱۹) ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو وہ نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے (شرح الصدور)

(۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے جہاں سے وہ رگ زندگی کاٹتے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر (شرح الصدور صـ۱۱)

(۲۰) ام عن ثابت البناني قال الليل والنهار اربع وعشرون ساعة ليس فيها ساعة تاتي على ذي روح الا وملك الموت قائم عليه فان امر بقبضها والا ذهب اخرجه ابو نعيم (كتاب مذكور صـ۲۰ مختصر تذكرة القرطبي صـ۲۳/۲۴ و فتاوى حديثيه صـ۲) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب و روز کی چوبیس گھڑیاں ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتے ہیں ورنہ چلا جاتا ہے۔

قرطبی رحمۃ اللہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں۔ وهذا عام في كل ذي روح۔ اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے۔

(۲۱) عن انس مرفوعًا إن ملك الموت لينظر فی وجوہ العباد فی کل یوم سبعین نظرۃ فاذا ضحک العبد الذی بعث الیہ یقول اعجبًا بعثنی الیہ لاقبض روحہ وھو یضحک (رواہ ابو الفضل الطوسی فی کتاب عیون الاخبار بسندہ من طریق ابراہیم و ابن النجار فی تاریخ بغداد من طریق ابن ھدبہ (شرح الصدور صہ و مختصر التذکرہ صہ ۲۳)

ترجمہ:۔ ملک الموت بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں تیرے پاس روح قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۲۲) ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب اس کے مددگار فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا جاتا ہے ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اسے دیکھتے ہیں اور یہ مرنے کا آخری وقت ہوتا ہے۔ (شرح الصدور)

فائدہ اس حدیث سے وہی ثابت ہو رہا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا کہ ملک الموت کے مددگار فرشتے جلوہ جلوہ کر رہے نہیں جیسے ہم سمجھے بلکہ ہر مردہ پہ وہی سب ملک الموت کی معاونت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲۳) امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

اخرج ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ و ابو نعیم عن شہر بن حوشب قال ملک الموت جالس و الدنیا بین رکبتیہ۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھا ہوا ہے اور تمام دنیا اس کے گھٹنوں کے سامنے ہے۔

(۳۲) وعن ابن عباس انه سئل عن نفسين اتفق موتهما في طرفة عين واحد بالمشرق و واحد بالمغرب كيف قدرة ملك الموت عليهما قال ما قدرة ملك الموت على اهل المشارق والمغارب والظلمات والهوى والبحور الا كرجل بين يديه مائدة يتناول منها ايها شاء اخرجه ابن ابي حاتم عن زهير بن محمد قال قيل يا رسول الله ملك الموت واحد و الزحفان يلتقيان من المشرق والمغرب وما بين ذلك من السقط و الهلاك قال ان الله حوى الدنيا لملك الموت حتى جعلها كالطست بين يدي احدكم فهل يفوته منها شئ (رواه ابن ابي حاتم و ابو الشيخ) (شرح الصدور ص ۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ دو جانیں ایک مشرق میں ایک مغرب ایک ہی وقت میں مرتی ہیں ملک الموت کس طرح قادر ہے ان پر فرمایا کہ ملک الموت کے لیے مشرق و مغرب اندھیرے ہوا اور سمندر ایسے ہی ہیں جیسے آدمی کے سامنے دسترخوان اس میں سے لیتا ہے جو چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ ملک الموت ایک ہے اور مشرق و مغرب میں جنگ ہوتی ہے تو بے شمار موتیں واقع ہوتی ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سمیٹ کر ملک الموت کے لیے مانند طشتری کے کر دی ہے جو کہ ایک آدمی کے سامنے ہو۔ کیا اس میں کوئی چیز اس سے فوت ہوتی ہے۔

ابلیس لعین

یہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے کما قال اللہ تعالیٰ " انہ یراکم ھو وقبیلہ" بیشک وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو دیکھتا ہے۔

نکتہ

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور گمراہی کا منبع ابلیس لعین ہے مضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کرے لیکن آپ کے نزدیک ہادی کل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی امت کا ملاحظہ فرماویں اور مضل کے مقابلہ میں اپنے امتی کی حفاظت فرماویں اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے۔ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (پ ۶ المائدہ ۱۴ آیت ۵۶)

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کونسی نص ہے یعنی حضور علیہ السلام کے لیے تو کوئی نص (قرآن و حدیث) نہیں لہٰذا انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کے لیے نصوص ہیں اسی لئے شیطان کو حاضر ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ)

یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی براہین قاطعہ کی ہے مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور علیہ السلام سے کتنا بغض و عداوت کیوں۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ کی اسی عبارت کی وجہ سے ہی عرب و عجم کے علماء و مشائخ نے انہیں مرتد اور خارج از اسلام کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے

حاکم الطوسی اور العصور دم الهندیہ)

طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم اور بطریق جعفر بن محمد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور آپ نے اس وقت ایک انصاری کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تھا فرمایا کہ اے ملک الموت تم میرے صحابہ پر نرمی کرو کہ وہ مومن ہے۔ ملک الموت نے عرض کیا آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھ ٹھنڈی کریں اور جانیں کہ بے شک میں مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں پھر کوئی چلانے والا چلاتا ہے تو میں گھر میں کھڑا ہو جاتا ہوں اور روح میرے ساتھ ہوتی ہے پھر میں کہتا ہوں یہ چلانا کیسا ہے اللہ کی قسم ہم نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہم نے اس کی اجل سے سبقت کی ہے اور نہ اس کی روح قبض کرنے میں ہمارا کوئی گناہ ہی ہے اگر تم اس امر پر راضی ہو گئے جو اللہ نے کیا ہے تو اس پر تم ثواب پاؤ گے اور اگر ناراض ہو گئے تو گناہ کماؤ گے اور ہم کو تمہارے پاس لوٹنے کے بعد لوٹنا ہے پس بچو اور نہیں کوئی بالوں کے گھر والا اور نہ کوئی مٹی اور پتھر کے گھر والا نہ نیک نہ بد۔ نہ نرم زمین میں نہ پہاڑ میں مگر میں اس کی جستجو کرتا ہوں ہر دن اور ہر رات میں یہاں تک کہ میں پہچانتا ہوں ان کے ہر چھوٹے بڑے کو۔ الخ

(اہل القرآن صفحہ ۱۹۴)

فائدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں مانے گا اس لیے کہ اللہ تعالٰی کا فیصلہ ہے " فی قلوبہم مرض " ان کے دل میں لاعلاج بیماری ہے۔

(۲) جب اس کے گھر والے اس کی موت پر روتے ہیں تو ملک الموت دروازے

کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ میں نے نہ تو اس کا رزق کھایا نہ اس کی عمر گھٹائی، نہ اس کی مدت عمر سے کچھ حصہ کم کیا میں تمہارے گھروں میں بار بار آتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا حضرت حسنؓ نے فرمایا اگر میت کے گھر والے ملک الموت کا کھڑا ہونا دیکھ لیں اور ان کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو جائیں اور اپنے لوپر روئیں۔ (ابن ابی الدنیا ابو الشیخ)

فائدہ ملک الموت ہر وقت ہر آن ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکال لینے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے رہیں۔

حکایت مروزی نے جنازہ میں سلیم بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان اپنے دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کا دوست حالت نزع میں تھا آپ نے حضرت ملک الموت کو کہا کہ اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے ملک الموت نے فرمایا کہ میں ہر مومن سے نرمی کرتا ہوں۔ (ملی الفراغ صہ؟)

فائدہ جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت کو دیکھتے اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام سے وہ اوجھل رہیں ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہمکلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لیے فقیر اہل اسلام سے گزارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت کے ماننے والے اگر نبی علیہ السلام کو نہیں مانتے تو ان کی بدقسمتی ہے تم ان کی صحبت میں اگر کہیں مارے نہ جاؤ خلاصہ ان سے بچ کر رہو۔

ملک الموت آمنے سامنے

احادیث میں ہے کہ دور سابق میں ملک الموت ہر انسان کو نظر آتے تھے چنانچہ حضرت ابو نعیم نے اعمش سے روایت کی کہ تو جب ہر ذی روح سے گفتگو فرماتے ہوں گے ان کے لیے وہ حاضر بھی ہیں ناظر بھی حالانکہ وہ ایک ہی لیکن اربوں کھربوں بلکہ بے شمار ارواح کو بیک وقت قبض کرتے رہیں۔ تو ان کے لیے کسی بھی موحد کی شرک کے لیے رگ نہیں پھڑکی اور نبی علیہ السلام کے لیے نہ صرف رگ پھٹ جاتی ہے بلکہ آسمان سر پر اٹھایا جاتا ہے۔

ملک الموت کی میت کی موت سے پہلے گفتگو

حضرت ابو الشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت بغیر دکھ درد کے روح قبض کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو مقرر کر دیا لوگ موت کو بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے اور ملک الموت کو بھول گئے۔ (مروزی ابن ابی الدنیا، ابو الشیخ)

فائدہ

چند مخصوص بندوں کو چھوڑ کر باقی سب ہی بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے اعمش روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت پہلے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے اور کہتے کہ تو اپنی حاجت پوری کر لے میں تیری روح قبض کرنا چاہتا ہوں اس پر ان کی شکایت کی گئی اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو پیدا کیا اور موت کو خفیہ کر دیا۔ (ابو نعیم)

دلائل آمنے سامنے کے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ پھوٹ گئی ملک الموت نے بارگاہ الٰہی میں شکایت کی الٰہی تیرے بندے موسیٰ نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ الخ

(احمد۔ بزار۔ حاکم)

فائدہ یہ حدیث شریف بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف باب المناقب (کتاب الفتن) میں موجود ہے اس کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ نے البشریہ لتعلیم الامۃ میں عرض کر دی ہے۔ یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت ہر صاحب روح کے پاس آمنے سامنے آتے جو ہر ایک کو نظر آتے اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے تو اب یہ مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت جو سراپا نور ہی ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس اسی شکل وصورت (بشری) میں ہر شخص نکلنے والے کے پاس یہی دلیل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیشمار خوش بختوں کو زیارت ہو رہی ہے اور یہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی ریس رحمہ اللہ کے متعلق مشہور ہے (تفصیل مسئلہ فقیر کی تصنیف تحفۃ الصلحاء فی رؤیۃ النبی فی الیقظۃ والرؤیاء میں دیکھئے۔

(۲) ملک الموت اور سلیمان علیہ السلام حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ہمنشین آپ کے پاس بیٹھا ملک الموت اسے بار بار دیکھتے جب ملک الموت باہر چلے گئے تو ہمنشین نے سلیمان علیہ السلام سے عرض کی یہ کون تھا آپ نے فرمایا یہی ملک الموت تھا۔ اس نے عرض کی مجھے ان سے ڈر لگتا تھا اسی لیے مجھے آپ ہند میں پہنچا دیں آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو اسے آن کی آن میں ملک ہند پہنچا دیا تھوڑی دیر کے بعد سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ نے اسے فرمایا کہ میرے ہمنشین

کو آپ نے کیوں ڈرایا عرض کی کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنا اور ابھی لیکن آپ کے پاس بیٹھا تھا میں نے سوچا کہ میں تو ہندوستان پہنچ ہی نہیں سکتا تھا کہ اسے بھی ہوا اڑا کر لے گئی تو میں اس کی روح قبض کر کے آگیا ہوں۔

(ملی الفرائخ صنہ)

فائدہ یہ تھا ملک الموت جو آنے سامنے اس وقت بھی تھا اب بھی ہے لیکن ہم نہیں دیکھ سکتے تو ہماری کمی ہے اسی طرح سمجھیے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے حاضر و ناظر اور موجود ہیں لیکن ہمارا نہ دیکھنا ہماری کمی ہے جیسے ملک الموت کو اب بھی دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں تو ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کی اب بھی ہر وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں بھی حضوری نصیب فرمائے۔ (آمین)

هذا آخر ما رقمه الفقير

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۵ شعبان

۱۳۹۱ھ

بہاولپور۔ پاکستان